حج بدل میں حج کی قربانی کا خرچہ کس پر لازم ہوگا؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:Nor.13637 تاریخ:19-12-2024

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ میرے ایک دوست کا مسئلہ ہے کہ ان کو ان کا دوست اپنے والد مرحوم کی طرف سے سرکاری حج اسکیم پر حج بدل کے لئے بھیج رہا ہے۔ جس کو بھیجا جارہا ہے وہ اپنا فرض حج ادا کر چکا ہے، اب جبکہ وہ حج بدل کے لئے جائے گا اور سرکاری حج اسکیم کے حساب سے اس کا حج تمتع ہوگا یعنی پہلے وہ عمرہ کرے گا پھر عمرے کا احرام کھول دے گا اور ایامِ حج میں حج کا احرام باندھے گا اور یہ بات بھیجنے والے کو بھی معلوم ہے، اس کی طرف سے اس کی اجازت بھی ہے۔ اس کا سوال یہ ہے کہ حج بدل کی قربانی کس پر لازم ہے؟ جس کو بھیجا جارہا ہے، اس پر یا بھیجنے والے پر لازم ہے کہ اس کے بھی اخراجات دے؟ جو شخص حج بدل کرنے جارہا ہے، اس کی اتنی استطاعت ہے کہ حج کی قربانی وہ خود کر سکتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

حاجی پر لازم ہونے والے دم / قربانی میں اصول یہ ہے کہ دمِ احصار کے علاوہ جو قربانی بھی حج کی وجہ سے لازم ہو گی جیسے حجِ قِران یا تمتع کی دمِ شکر کی قربانی یا جو دم / قربانی احرام کی وجہ سے لازم ہو جیسے احرام کی خلاف ورزیوں مثلاً خوشبو لگانے، سلے ہوئے کپڑے پہننے وغیرہ کے سبب دم لازم ہو گیا تو اس قسم کی سب قربانیاں حج بدل کرنے والے پر ہوں گی، وہ اپنی جیب سے ان کی ادائیگی کرے گا، یہ قربانیاں حج کروانے

والے پر لازم نہیں، البتہ حج پر بھیجنے والا اسے قربانی کی رقم بھی دے تو یہ ایک عمدہ نیکی ہے، حرم میں قربانی میں اعانت کا ثواب اسے حاصل ہو گا۔

لہٰذا جس کو حج بدل کے لئے بھیجا جائے اور بھیجنے والے نے اسے حج تمتع یا حج قران کی اجازت دی ہو تو حجِ تمتع یا حجِ قِران کی قربانی حج کرنے والا اپنے مال سے اپنے نام پر کرے گا، حج بدل کروانے والے کی طرف سے نہیں کرے گا، کیونکہ حجِ تمتع و قران میں حاجی پر دمِ شکر یعنی شکرانے کے طور پر جو قربانی لازم ہوتی ہے، وہ ایک سفر میں حج و عمرہ دونوں عبادتوں کو جمع کرنے کی وجہ سے لازم ہوتی ہے اور ایک سفر میں حج و عمرہ دونوں عبادتوں کو بالفعل جمع کرنے والا یہی حاجی ہوتا ہے قطعِ نظر اس سے کہ شرعی لحاظ سے اس حج کی ادائیگی، جس کی طرف سے حج کیا گیا اس کی طرف سے ہوتی ہے، حج کرنے والے کی طرف سے نہیں ہوتی مگر حج کی قربانی کا تعلق بالفعل حج کرنے والے سے ہوتا ہے، اس لیے یہ قربانی حاجی پر اسی کے مال سے لازم ہوتی ہے۔ اس کے پاس مال نہ ہو تو فقیر شرعی کے لئے جو حکم بیان ہوا ان امور کی ادائیگی اسے کرنا ہوگی۔

حج بدل کی قربانی کس پر لازم ہوگی؟ اس کے اصول کو بیان کرتے ہوئے فقیہ النفس امام فخر الدین حسن بن منصور اوزجندی المعروف امام قاضی خان رحمۃ اللہ علیہ (متوفی:593ھ) اپنے فتاوی میں فرماتے ہیں:" الحاج عن المیت اذا کان ماموراً بالقران کان دم القران علی الحاج لا فی مال المیت والاصل فیہ ان کل دم یجب علی المامور بالحج یکون علی الحاج لا فی مال المیت الا دم الاحصار "**یعنی میت کی طرف سے حج بدل کرنے والے کو اگر حجِ قِران کا حکم دیا گیا ہو تو قِران کی قربانی حج کرنے والے پر اپنی جیب سے ہوگی، نہ کہ میت کے مال سے، اس مسئلے میں اصول یہ ہے کہ جو دم حج بدل کرنے والے پر واجب ہو گا تو اس کی ادائیگی حج کرنے والے کے ذاتی مال سے کرنا ہوگی نہ کہ میت کے مال سے، سوائے دمِ احصار کے۔**

(فتاوی قاضی خان، فصل فی الحج عن المیت، ج01، ص273، مطبوعہ کراچی)

اسی اصول کو مزید واضح انداز میں بیان کرتے ہوئے علامہ رحمۃ اللہ سندھی (متوفی:800ھ) لباب

المناسک میں اوراس کی شرح میں علامہ ملا علی قاری(متوفی:1014ھ)رحمھما اللہُ تعالیٰ فرماتے ہیں:”(جمیع الدماء المتعلقة بالحج) ای بنفسه کدم شکر (والاحرام) ای بارتکاب محظور فیه کجزاء صید وطیب وحلق شعر وجماع ونحو ذلک (علی المامور) ای اتفاقاً لان الشکر له والجبر علیه (الا دم الاحصار خاصة فانه فی مال الآمر)۔۔۔(حتی لو أمره بالقران او التمتّع فالدم علی المامور) ای فی مال نفسه“ یعنی تمام وہ قربانیاں جن کا تعلق خود حج کرنے سے ہوتا ہے جیسے شکرانے کی قربانی اور جن کا تعلق احرام میں کسی خلاف ورزی کرنے سے ہوتا ہے جیسے شکار کرنے کی جزاء، خوشبو لگانے یا بال مونڈنے یا ہمبستری کرنے یا دیگر خلاف ورزیاں کرنے کا دم تو یہ تمام قربانیاں بالاتفاق حج کرنے والے پر لازم ہیں کیونکہ شکر کا موقع اسی کو ملا ہے اور کوئی کوتاہی ہوئی تو اس کی تلافی بھی اسی کے ذمہ ہے سوائے دمِ احصار کے کہ یہ خاص حج پر بھیجنے والے کے مال سے ادا کرنا ہوگا۔ یہاں تک کہ اگر کسی نے دوسرے کو حج قران یا حج تمتع کرنے کا کہا تو تمتع یا قران کی شکرانے کی قربانی حج کرنے والے پر اپنی جیب سے کرنا لازم ہے۔

(لباب المناسک وشرحه المسلک المتقسط فی المنسک المتوسط، ص650، مطبوعہ مکہ مکرمہ، ملتقطاً)

درِّ مختار میں ہے:”(ودم القران) والتمتع (والجنایة علی الحاج) ان أذن له الآمر بالقران والتمتع“ یعنی قِران و تمتع کی قربانی اور جنایت کا دَم حج کرنے والے پر ہوگا بشرطیکہ قران و تمتع حجِ بدل کروانے والے کی اجازت سے ہو۔

اس کے تحت فتاوی شامی میں ہے:”(قوله: علی الحاج) ای المامور اما الاول فلانه وجب شکرا علی الجمع بین النسکین وحقیقة الفعل منه وان کان الحج یقع عن الآمر لأنه وقوع شرعی لا حقیقی“یعنی ماتن کے قول حاجی سے مراد حجِ بدل کے لئے بھیجا جانے والا شخص ہے۔ پہلی چیز یعنی قران و تمتع کی قربانی حج کرنے والے پر اس وجہ سے لازم ہے کہ یہ حج و عمرہ دونوں عبادتوں کو جمع کرنے کے شکرانے کے طور پر واجب ہوتی ہے اور یہ عبادتیں بالفعل اسی نے ادا کی ہیں، اگرچہ حج کی ادائیگی بھیجنے والے کی طرف سے ہوتی ہے کیونکہ اس کی طرف سے حج کا ہوجانا شرعی معاملہ ہے نہ کہ حقیقی۔

(الدرّ المختار وردّ المحتار، ج4، ص36، مطبوعہ کوئٹہ)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:”مرض یا دشمن کی وجہ سے حج نہ کرسکا یا اور کسی طرح پر محصر ہوا، تو اس کی وجہ سے جو دم لازم آیا، وہ اس کے ذمہ ہے، جس کی طرف سے گیا اور **باقی ہر قسم کے دم اس کے ذمہ ہیں، مثلاً: سلا ہوا کپڑا پہنا یا خوشبو لگائی یا بغیر احرام میقات سے آگے بڑھا یا شکار کیا یا بھیجنے والے کی اجازت سے قِران و تمتع کیا۔**“

(بہار شریعت، ج01، حصہ06، ص1206، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

الجواب صحیح

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

کتبـــــــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

ابو الحسن رضا محمد عطاری مدنی

16جمادی الثانی1446ھ/19دسمبر2024ء

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے